روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
جلد 47-82 نمبر183 | بدھ 16 ربیع الثانی۔1418ھ 20 ظہور 1376ہش 20 اگست 1997ء

سچی توبہ کے ساتھ جھک جانے والوں کو خدا مل جاتا ہے

جو لوگ خدا کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ سچی توبہ کے ساتھ اس کے آگے جھک جاتے ہیں۔ ان کو خدا مل جاتا ہے مگر جو لوگ اس کے بتلائے ہوئے راہ پر نہیں چلتے اور اس میں محنت نہیں کرتے ان کے واسطے مشکل ہے کہ وہ اسبات کو پاسکیں ایسے لوگوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک باپ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ فلاں مقام میں ایک خزانہ دفن ہے اور وہ زمین کے اندر اتنے ہاتھ گہرائی پر ہے جب تک اس کو کھودنے کی محنت نہ کی جاوے وہ کس طرح ان کو مل سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکیزہ کردار کی حامل عظیم خواتین کی صفات اپنائیں

اس سے آپ معاشرہ کو تبدیل کر سکیں گی اور معاشرہ آپ پر ذرہ بھر بھی اثر نہیں ڈال سکے گا

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ 1997ء پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خواتین سے خطاب

16- اگست 1997ء۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدی خواتین پر زور دیا ہے کہ وہ پاکیزہ عظیم کردار کی حامل خواتین کے ماڈل سامنے رکھ کر ان کی صفات کو اپنائیں تو آپ اپنے اپنے ماحول کو تبدیل کر سکیں گی اور معاشرہ کے اثرات ذرہ بھر بھی آپ کو مغلوب نہیں کر سکیں گے۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے 22 ویں جلسہ سالانہ میں خواتین سے خطاب کرتے ہوئے حضرت صاحب نے احمدی خواتین کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے عظیم کردار بطور نمونہ پیش فرمائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا آج کے نوجوان جس قسم کی شرٹس پہنتے ہیں ان پر جس اداکار' گلوکار' یا کھلاڑی وغیرہ کی تصاویر چھپی ہوتی ہیں یہ نمونے محض دھوکہ ہیں ان کی پیروی نہ کریں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی مثال واضح فرمائی کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کے فوراً بعد اپنا سارا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا۔ آپ نے اپنا سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا قربان کر دیا کہ آنحضورؐ ساری عمر آپ کو یاد کرتے رہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکیزہ زندگی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کی عظمت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہؓ کے بستر میں مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ جس کے بستر پر وحی نازل ہوتی ہو اس میں نفسانی جذبات کا دخل کہاں رہ جاتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مرتبہ یہ تھا کہ صحابہ کرام آپ سے احادیث کے مطالب پوچھا کرتے تھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بلند مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ آپ کو حدیبیہ کے مقام پر اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تاریخی مشورہ دینے کی سعادت اور اعزاز حاصل ہوا جب سارے صحابہ غم کے مارے سکتہ کی سی حالت میں تھے۔ حضرت ام سلمہؓ کے مشورہ پر جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کو ذبح کیا تو سارے صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اطاعت میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے لگے۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا بلند مرتبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے یوں بیان فرمایا کہ آپ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی بینظیر اطاعت کی توفیق ملی کہ جب آنحضرتؐ نے فتح مکہ پر جاتے ہوئے فرمایا کہ گھروں سے باہر نہ نکلیں تو وہ موت تک اپنے گھر سے باہر نہ نکلیں۔ حتیٰ کہ حج کے لئے بھی گھر سے باہر نہ آئیں کیونکہ اس سے قبل آپ حج کر چکی تھیں۔

حضرت صاحب نے احمدی عورتوں کو نصیحت فرمائی کی نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں اپنے خاوندوں سے محبت آپ کو اور آپ کے خاوندوں کو اللہ کی محبت عطا کرنے والی ہو۔ آپ کو تھامنا ان کا خدا کو تھامنا بن جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اپنے محبتوں کو پاکیزہ بنائیں دنیا کی لذتیں تو فانی ہیں صرف ایک محبت یعنی الٰہی محبت ہے جو لافانی ہے۔

○○○

درخواست دعا

○ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد تحریر فرماتے ہیں۔

نظارت ہذا کے مربی مکرم تنویر احمد شاہد صاحب جو گوئی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں متعین ہیں' گذشتہ ہفتہ محض اتفاقی حادثہ سے ان کے بائیں کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ انہیں فوری طور پر PIMS ہسپتال اسلام آباد میں داخل کروادیا گیا۔ اب کمپلیکس ہسپتال اسلام آباد میں ان کے کولہے کی ہڈی کا اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو گیا ہے۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مربی صاحب کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم طارق محمود صاحب معاون مہتمم مقامی ربوہ کے سسر محترم چوہدری محمد احمد صاحب کاہلوں کے دل کا بائی پاس اپریشن جمعہ 15۔ اگست کو کینیڈا میں خدا کے فضل سے بخیرو خوبی ہو گیا ہے۔ موصوف اب روبصحت ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

سانحہ ارتحال

○ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ کے والد محترم میاں محمد اسماعیل صاحب 17 اگست کی رات 8 بجے ۔قضائے الٰہی اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ میاں پیر محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے بڑے بیٹے تھے۔ آپ 1903ء میں پیر کوٹ ثانی میں پیدا ہوئے۔ آپ گاؤں کی جماعت میں ایک لمبے عرصہ تک زعیم انصار اللہ وغیرہ کے عہدوں پر فائز رہے 1978ء سے آپ ترک سکونت کر کے ربوہ آگئے اور بوقت وفات آپ اپنے چھوٹے بیٹے مبارک احمد صاحب کے پاس محلہ دارالفتوح میں رہائش پذیر تھے۔ آپ بفضل خدا موصی تھے عبادات بالخصوص (۔۔فجر سے پہلے کی عبادت) کے بڑے پابند اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ آپ کا مشغلہ تھا۔

18 اگست کو بیت مبارک میں بعد عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے جنازہ پڑھایا اور مقبرہ بہشتی میں بعد تدفین آپ ہی نے دعا کروائی۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عرفان عطا فرمائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

خدا تعالیٰ کی صفات پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

ہماری روحانی بھلائی کے لئے ایک اور صفت کا پہچاننا بھی ضروری تھا اب میں اس کو لیتا ہوں۔

میں نے کہا تھا کہ میں مختصراً یہ مضمون بیان کروں گا کیونکہ خدا تعالیٰ کی غیر محدود صفات کے متعلق تو غیر محدود بیان چاہئے۔ نہ آپ کی عمر غیر محدود کہ سن سکیں نہ میری یا کسی اور کسی کی عمر اتنی لمبی کہ وہ سناتا چلا جائے۔ خدا تعالیٰ کے جلوے تو غیر محدود ہیں وہ بڑی شان والا ہے۔ وہ صفت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ مالک ہے۔ ہر چیز کا مالک اللہ ہے۔ وہ ہمارے جسموں کا بھی مالک ہے وہ ہماری جان کا بھی مالک ہے۔ وہ ہماری قوتوں اور صلاحیتوں کا بھی مالک ہے۔ وہ ہماری اولاد کا بھی مالک ہے۔ ہمارے پاس جو دولت ہے پیسے اور دوسرے اموال وغیرہ ہیں ان کا بھی مالک ہے۔ اصل مالک۔ حقیقی مالک وہی ہے اور ہمارا کچھ نہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

دل کے دروازے بند کرنے سے تاریکیٔ ذنوب اور جرائم آموجود ہوتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

20- ظہور 1376 ہش 20- اگست 1997ء

جرمنی میں سو بیوت الذکر بنانے کی تحریک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی قیادت اور رہنمائی میں جماعت احمدیہ ترقی کی جن منازل پر چھلانگیں مارتی بڑھ رہی ہے وہ دنیائے مذاہب کی تاریخ کا حیران کن واقعہ ہے۔ تیس لاکھ افراد کا ایک سال میں احمدی ہو جانا جب سے دنیا بنی ہے، چشم فلک نے یہ نظارہ نہیں دیکھا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جو بھی تحریک فرمائی اس کو خدا تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کے ساتھ اٹھالیا اور اس کے مقدر میں کامیابی اور کامرانی لکھ دی۔ جماعت احمدیہ کی جس تاریخ میں آج ہم سانس لے رہے ہیں وہ وقت ہے جس کی انتظار میں ہمارے آباء و اجداد ترستے گزر گئے۔ ان کی محنتوں اور دن رات کی کوششوں کے پھل ہمیں نصیب ہو رہے ہیں۔

اب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ایک اور زبردست انقلاب آفریں تحریک کی ہے۔ یہ تحریک ہے جرمنی میں ایک سو بیوت الذکر بنانے کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ بیسویں صدی عیسوی کے ختم ہونے سے پہلے جرمنی میں ایک سو بیوت الذکر بنا دی جائیں۔ چاہے یہ بیوت چھوٹی ہوں یا بڑی۔ لیکن ان کی جگہ ضرور حاصل کر لی جائے اور اس پر جتنی بھی توفیق ہے اس کے مطابق سجدہ گاہ بنا دی جائے۔ اللہ کی رحمت اس کو خود بڑا کر دے گی۔ اور اپنے عبادت گزاروں کی تعداد دیکھ کر رحمت خداوندی خود جوش میں آئے گی اور یہ چھوٹی چھوٹی بیوت الذکر بڑی بڑی شاندار عمارات میں بدل جائیں گی۔

جماعت احمدیہ کا ایک سو سال کا تجربہ ہے جب بھی امام جماعت نے کوئی تحریک کی اللہ کے فرشتوں نے اسے اٹھالیا اور ہر دل کو اس طرف خود خدا نے راغب کر دیا اور ایسی تائید و نصرت کے مظاہرے دیکھنے میں آئے کہ ہر احمدی کا دل اللہ کی محبت سے بھر گیا اور زبانوں پر بے اختیار حمد کے کلمات جاری ہو گئے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریک کے ساتھ ہی فرشتوں کی فوجیں آسمان سے زمین پر اتر آتی ہیں اور ہر تحریک کو بے پناہ کامیابی سے ہمکنار کر دیتی ہیں۔

جرمنی میں ایک سو بیوت الذکر بنانے کی تحریک بھی ایک زبردست انقلاب کی نوید ہے۔ کیونکہ جب کسی جگہ پر اللہ کا گھر بنایا جاتا ہے تو اس جگہ اور اس کے اطراف میں اللہ اپنی تائید و نصرت کی ہوائیں چلا دیتا ہے اور اللہ کا گھر عبادت گذاروں سے جلد جلد بھرنے لگتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ جگہ تنگ ہو جاتی ہے۔ اللہ کے بندے اس کو پھر وسیع کر دیتے ہیں اور اللہ کی رحمت کے فرشتے اس کو پھر تنگ کرنے کے لئے دلوں کو راغب کرنے لگ جاتے ہیں۔ جہاں جہاں بھی جماعت احمدیہ نے بیوت الذکر بنائی ہیں وہیں وہیں اللہ کی یہ تقدیر ہمیشہ دوہرائی جاتی ہے کہ ایک وقت گزرنے کے بعد وہ جگہ چھوٹی محسوس ہونے لگ جاتی ہے۔

ایک ملک میں چند سال کے اندر اندر ایک سو بیوت الذکر بنانے کی تحریک کہنے کو تو آسان لگتی ہے۔ مگر کام کرنے والے جانتے ہیں کہ یہ کتنا جان جوکھوں کا کام ہے۔ اگر انسانی کوششوں کو دیکھا جائے یا ان پر انحصار کرنے کا سوچا جائے تو پہلی ہی نظر میں یہ منصوبہ ناممکن نظر آتا ہے لیکن جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک ایک ورق یہ گواہی دیتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی زندگی کا کوئی بھی لمحہ اللہ کی تائید و نصرت سے خالی نہیں گذرتا۔ لہٰذا اب بھی یہ تحریک محض اور محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یقیناً اور لازمی طور پر کامیاب و کامران ہوگی اور اللہ کی رحمت ایک بار پھر ناممکن کو ممکن بنا دے گی۔

اس موقعے پر ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ اللہ کے حضور جھک جائے اور دن رات کی دعاؤں سے اس زبردست تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کر دے۔ جو لوگ اپنا مال پیش کر سکتے ہوں وہ اپنا مال دیں۔ جو وقت دے سکتے ہوں وہ اپنے اوقات اللہ کی راہ میں پیش کر دیں۔ جو اور کسی طریقے سے اس نیک اور تاریخی اہمیت کے حامل کام میں مدد دے سکیں وہ سامنے آجائیں اور اللہ کی تائید و نصرت کو کھینچنے کے لئے دن رات ایک کر دیں۔

جماعت احمدیہ جرمنی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ خوش قسمت جماعت ہے جس کی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ہمیشہ تعریف فرمائی ہے۔ اس جماعت کی قربانیوں اخلاص اور دین حق سے غیر معمولی لگن کا نتیجہ ہے کہ حضرت صاحب نے سو بیوت الذکر بنانے کے لئے جرمنی کی سرزمین کو چنا ہے۔ یہ بات جرمنی کے احمدیوں کے لئے بھی غیر معمولی خوشی کا موجب ہونی چاہئے کہ اس عظیم تحریک کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جرمنی کو چنا ہے۔ یقینی طور پر خدا کے فرشتوں کا نزول بھی اسی جرمنی کی جماعت کے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے۔

ہم جرمنی کی جماعت کے مرد و زن کو اس تحریک کی مبارکباد دیتے ہوئے یہ بات یاد دلانا چاہتے ہیں کہ جو بھی ہوگا خدا کے فضل کو کھینچ لانے والی دعاؤں سے ہوگا۔ اس لئے جہاں پر وہ مادی اور دنیاوی ذرائع کو بروئے کار لائیں گے وہیں پر اللہ کے حضور دردناک دعاؤں سے ایک حشر برپا کر دیں۔ تاکہ خدا کی رحمت جوش میں آجائے اور سب کام احسن رنگ میں تکمیل پا جائیں۔ مہینوں کا کام ہفتوں میں اور ہفتوں کا کام دنوں میں مکمل ہو جائے۔ اس کام کے لئے دعاؤں کی اہمیت کو کبھی نہ بھولیں۔ کبھی اپنی ذاتی محنت یا کوشش پر انحصار نہ کریں۔ یہ سبق کبھی نہ بھولیں کہ اللہ کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے ہی ناممکن ممکن میں بدل جاتا ہے۔ ہمیں ہمیشہ یہی تلقین کی جاتی رہی ہے کہ دعاؤں سے کام لیں تاکہ ہر مشکل اور راہ کی ہر رکاوٹ دور ہو جائے۔ کل بھی جو کامیابیاں ملیں وہ دعاؤں کی بدولت ملیں اور آج بھی جو حاصل ہوگا وہ دعاؤں کی قبولیت کے نتیجے میں ہی ملے گا ورنہ ہم کیا اور ہماری ہستی کیا؟ اور ہماری کوششیں کیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جلسہ جرمنی کے اختتامی خطاب میں کیسی اہم اور پتے کی بات کہی ہے کہ ہمارے کندھوں پر لادا جانے والا بوجھ تو خود خدا نے اٹھانا ہے۔ ہمارے کندھوں کا ذکر تو محض نمائشی اور علامتی ہے۔ دنیا بھر کی پانچ ارب آبادی کو حق کا پیغام نہ صرف پہنچانا بلکہ ان کو سمجھا کر ان کے دلوں میں ایمان کا نور داخل کر دینا۔ یہ اتنا بڑا اور اتنا مشکل کام ہے کہ اس کو تو شروع کرنے کی بھی ہمت نہیں ہو سکتی لیکن اللہ کی قدرت پر توکل وہ زبردست سہارا ہے جس پر بناء کر کے احمدیوں نے ہمیشہ ناممکن کو ممکن بنا کر دکھایا اور آج بھی اللہ نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا سو بیوت الذکر کی تحریک کے مقدر میں زبردست کامیابی لکھ دی گئی ہے۔ یہ تحریک لازماً کامیاب و کامران ہوگی۔ خدا کے مقرر کردہ امام کا کہا پورا ہو کر رہے گا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں امام جماعت کا کہا ہوا ارشاد لازماً پورا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ جرمنی کی جماعت اور افراد جماعت کو بھرپور دن رات ایک کر کے دعائیں کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

کامیابی کی تمنّا ہے، لگن سے کام کر
مُشکلوں کا سامنا ہے، مُشکلوں سے تُو نہ ڈر
"مُشکلیں کیا چیز ہیں مشکلکشا کے سامنے"
تُو دعا کر اور درِ مولیٰ پہ رکھدے اپنا سر

ابو الاقبال

سید حسین احمد- مربی سلسلہ

میری ماں میری مربّی

ہماری پیاری امی جان سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی جو تصویر میرے دل و دماغ میں محفوظ ہے اس کو کاغذ پر منتقل کرنا ناممکنات میں سے ہے۔ آپ کی انکساری نے خوبیوں کے ان گنت پہلو جو مخفی رکھے ان کو صرف اور صرف ہمارا خدا ہی جانتا ہے۔ امی جان کی ساری زندگی کا محور خدا اور صرف خدا کی ذات اور پھر خدا کی محبوب ہستیاں تھیں۔

اللہ تعالیٰ کی محبت خدا کی محبت امی جان کے نفس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور یہی زندگی کا لائحہ عمل تھا۔ اس کا اظہار آپ کی عبادات میں ظاہر تھا۔ ہم نے امی جان کو کبھی کوئی عبادت تاخیر سے ادا کرتے نہیں دیکھا۔ آپ کی زندگی کو اطمینان صرف اور صرف خدا کی عبادت ہی میں ملتا تھا۔ یہ کیفیت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نفس مطمئنہ کے مشابہ بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ "پس یاد رکھنا چاہئے کہ اعلیٰ درجہ کی روحانی حالت انسان کی اس دنیوی زندگی میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ آرام پا جائے۔ اور تمام اطمینان اور سرور اور لذت اس کی خدا میں ہی ہو جائے۔ یہی وہ حالت ہے جس کو دوسرے لفظوں میں بہشتی زندگی کہا جاتا ہے۔ اس حالت میں انسان اپنے کامل صدق اور صفا کے بدلہ میں ایک نقد بہشت پا لیتا ہے اور دوسرے لوگوں کی بہشت موعود پر نظر ہوتی ہے۔ اور یہ بہشت موجود میں داخل ہوتا ہے۔ اسی درجہ پر پہنچ کر انسان سمجھتا ہے کہ وہ عبادت جس کا بوجھ اس کے سر پہ ڈالا گیا ہے۔ درحقیقت وہی ایک ایسی غذا ہے جس سے اس کی روح نشوونما پاتی ہے اور جس پر اس کی روحانی زندگی کا بڑا بھاری مدار ہے۔ اور اس کے نتیجے کا حصول کسی دوسرے جہان پر موقوف نہیں ہے۔" ((-) اصول کی فلاسفی ص 96) اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے امی جان کو ایسا نفس مطمئنہ عطا کیا تھا جو بہشت موجود میں زندہ رہا۔

امی جان کی عبادات دکھاوے سے بالکل عاری تھیں۔ بھری مجلس میں سے خاموشی سے اٹھ کر جاتیں اور گھر کے کسی کونے میں عبادت ادا کر کے واپس شامل ہو جاتیں۔ عبادات ہمیشہ اول وقت ادا کرتیں اور بچوں کو یہی تلقین کرتیں اور تاکید کرتیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ امر وقت پر عبادت کی ادائیگی ہے۔ ظہر ٹھیک ایک بجے دوپہر پڑھ لیتیں اور کہتی تھیں کہ پھر کھانا لگ جائے گا اور بھرے پیٹ عبادت کا مزا نہیں آتا۔ عشاء بھی ٹھیک 8 یا 9 بجے رات سردیوں اور گرمیوں میں ادا کرتی تھیں۔ آخر شب کے نوافل میں بہت باقاعدگی تھی۔

بعض عورتوں میں بیٹھ کر عبادت کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ ہم نے امی جان کو بیٹھ کر عبادت کرتے کبھی نہیں دیکھا۔ سوائے آخری ایک دو سال کے دوران کچھ عرصے کے لئے۔ ریڑھ کی ہڈی کے درد کے باعث ڈاکٹر نے کھڑے ہو کر عبادت کرنے سے منع کیا تھا۔ لیکن اکثر کہتیں کہ بیٹھ کر لطف نہیں آتا۔ اسی تعلق میں ایک بات لطیفہ کی ہے۔ ایک شادی کے موقعہ پر امی جان خاموشی سے اٹھیں اور دوسرے کمرہ میں جا کر عشاء ادا کر کے واپس محفل میں آ کر بیٹھ گئیں۔ اس دوران حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (امامت سے پہلے کا واقعہ ہے) نے آپ کو عبادت کرتے دیکھا اور بعد ازاں محفل میں آ کر فرمایا۔ "ہیں آپا بشریٰ آپ کھڑے ہو کر (عبادت کرتی) ہیں۔

نوافل بہت کثرت سے پڑھتیں۔ کبھی 100 کبھی 200 بچوں کے امتحانات میں کامیابی کے لئے دیگر پریشانیوں کے ٹلنے کے لئے خدا سے عہد کرتیں اگر فلاں کام بخیروخوبی ہو جائے تو اتنے نوافل ادا کروں گی۔ پھر روزانہ دس بیس نوافل ادا کر کے سو یا دو سو کی گنتی پوری کرتیں۔

کلام الٰہی سے کمال درجہ کا عشق تھا۔ بابرکت مہینہ میں دو تین دور ضرور مکمل کرتیں۔ امی جان کا ہم بچوں پر سب سے بڑا احسان کلام الٰہی باترجمہ پڑھانا ہے۔ لفظی ترجمہ لکھوا کر ہر پارہ کے ختم ہونے پر تحریری پرچہ ہوتا اور پھر آخر پر پورے کلام الٰہی کا تین سال کے عرصے میں ہم سب بہن بھائیوں نے ترجمہ پڑھا۔ کسی آیت کے پڑھنے پر اگلی پچھلی کئی آیات زبانی سنا دیتیں۔

آپ مجسم دعا گو تھیں۔ بچپن میں ہم سب کو بلند آواز سے دعائیں پڑھاتیں۔ سستی کرنے پر خفا بھی ہوتیں۔ نئی نئی دعائیں یاد کرنے کا بہت شوق تھا۔ ہر اہم کام کے لئے خود دعا کرتیں اور بزرگوں کو دعا کے لئے لکھتیں۔ بچپن میں ہمیں آپ خود باجماعت عبادت کی امامت کرواتیں۔ آخری پارہ کی لمبی سورتوں کے علاوہ دعاؤں والی آیات ضرور پڑھتیں۔ بہت لمبے سجدے کرتیں۔ کبھی دعا سے غافل نہ ہوتیں اگر کوئی کام نہیں تو زیر لب دعاؤں میں مصروف رہتیں۔ دعا کو حرز جان بنایا ہوا تھا۔ بہت باقاعدگی سے آئمہ سلسلہ کو دعائیہ خطوط لکھتیں۔ تمام جوابات الگ الگ نتھی کر کے فائلوں میں محفوظ اب تک موجود ہیں۔ بچوں بہوؤں دامادوں کے الگ۔ بزرگوں کے الگ۔

قادیان میں دینیات کلاس برائے طالبات میں اور پھر اپنے بزرگ والدین سے آپ نے بخاری شریف پوری سبقاً پڑھی۔ والد حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے درس حدیث کی حقیقی منظر کشی صرف اہل قادیان ہی کر سکتے ہیں۔ گویا عشق کی چاٹ اپنے والدین سے ورثہ میں حاصل کی۔ شاید ہی کوئی موقعہ ایسا آیا ہو کہ آنحضرت ﷺ کا نام آئے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو نہ رواں ہوں۔ شروع شروع میں بچپن میں ایسا دیکھا تو سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ امی جان بیٹھے بیٹھے کیوں رو دیتی ہیں۔ بچوں کو ساتھ بٹھا کر الفضل یا کوئی جماعتی کتاب لے کر چند صفحے سناتیں۔ ہم سب سے بھی پڑھواتیں۔ خاص طور پر سیرۃ النبی ﷺ کے واقعات اور پھر وہی آنسوؤں کی روانی۔ ہم جب نویں دسویں کلاسوں میں تھے تو آنحضرت ﷺ کے واقعات پڑھاتے ہوئے واقعہ افک کا تذکرہ ہوا۔ اس پر تو بے تحاشہ امی جان تڑپ اٹھیں اور روتی جاتیں اور کہتی جاتیں "میں سوچتی ہوں کہ آنحضرت ﷺ کو کتنی تکلیف پہنچی ہو گی" آنحضرت ﷺ کے لئے آپ کے جذبات الفاظ کے بجائے آنسوؤں سے عیاں ہوتے۔ فطرتاً بھی آپ اندرونی جذبات کو زبان پر کم لاتیں۔ صرف دعا اور آنسوؤں کے ذریعہ اپنے رب کے حضور قلبی کیفیات کو بیان کرتیں۔

آنحضرت ﷺ کی سیرۃ کا مطالعہ بڑی کثرت سے کرتیں۔ بخاری پر تو گویا عبور حاصل تھا۔ حدیث کو سن کر فوراً بتا دیتیں کہ بخاری کی ہے یا نہیں۔ جامعہ احمدیہ کے آخری سال میں مقالہ کے لئے میرا عنوان "سیرۃ آنحضرت ﷺ از روئے بخاری" مقرر ہوا۔ تو بہت خوش ہوئیں۔ راہنمائی کی اور مشورہ دیا اور پھر آخر پر سارا مسودہ چیک کیا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ امام وقت اور بزرگان سلسلہ سے عقیدت

امی جان کی جو محبت حضرت بانی سلسلہ سے تھی وہ بیان سے باہر ہے۔ اپنی دعاؤں میں آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے باقاعدہ چند سجدے مقرر کر لیتیں۔ امی جان بتاتی تھیں کہ بچپن میں اپنی والدہ صالحہ بیگم بنت حضرت پیر منظور محمد صاحب کو کہتی کہ آپ کے پھوپھا حضرت امام جماعت الاول ہیں اور میرے پھوپھا حضرت بانی سلسلہ ہیں۔ گویا حضرت بانی سلسلہ سے محبت اور تعلق جتلانے کا ایک انوکھا انداز تھا۔ یہ تعلق محض جذباتی نہ تھا بلکہ اس میں ایک فدائیت کا خاص رنگ۔ اور وہ تھا آپ کی کتب کا کثرت سے مطالعہ۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی کتاب زیر مطالعہ رہتی۔ 1991ء کا سال امی جان کی زندگی کا پر مسرت سال ٹھہرا۔ جب حضرت صاحب بھی جلسہ سالانہ پر قادیان تشریف لائے۔ ویزا لگنے کی خبر پہ آپ کی خوشی قابل دید تھی۔ رات 11، 12 بجے ٹرین اور پھر بس کے ذریعہ قادیان پہنچے۔ آخر شب کے نوافل اور فجر کے بعد امی جان سیدھے بہشتی مقبرہ حضرت بانی سلسلہ کے مزار پر آنسوؤں سے تربتر بہت دیر کھڑی دعا کرتی رہیں۔ ہم سب بچوں بھتیجے بھتیجوں بھانجیوں کو ساتھ لے کر دار..... کا ایک ایک حصہ دکھایا۔ تفصیل بتائی۔ بیت المبارک بیت الفکر بیت الدعا۔ درویشوں کے گھر بار بار جاتیں' ان کی خیریت پوچھتیں۔ پرانی باتیں یاد کرواتیں۔ لنگر خانہ میں وہ کوارٹر دکھایا جہاں نانا جان حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے کئی سال گزارے۔ مدرسہ احمدیہ جامعہ احمدیہ گلی کوچے اور یہاں گزرے ہوئے تاریخ کے لمحے۔ ایک ناقابل بیان سرور اور اپنائیت کے جذبات کے ساتھ' اور پھر محلہ دارالانوار لے جا کر اپنا گھر دکھایا جہاں آجکل ایک سکھ فیملی رہائش پذیر ہے۔

حضرت اماں جان کے ساتھ آپ کو ایک خاص تعلق تھا۔ جو گھر کی دیگر لڑکیوں سے ممتاز تھا۔ حضرت اماں جان کے بکس ٹھیک کرنا۔ کپڑے بند کرنا اور بعض ضروری اشیاء کو موسم کے لحاظ سے بند کرنا وغیرہ۔ آپ اکثر ایسی خدمات سر انجام دیتیں۔ حضرت اماں جان بھی آپ پر بہت مہربان تھیں۔ اور آپ کی عبادت اور دعاؤں میں التزام پکڑنے کے باعث قدر کرتی تھیں۔ تقسیم کے دنوں میں جب ہر طرف سے حملہ کا خطرہ تھا۔ بیت اقصیٰ قادیان سے ملحق ایک کمرہ کی چھت گر گئی اور ایک شور ہوا۔ اس کمرہ میں بعض خواتین عبادت بھی ادا کرتی تھیں۔ اور امی جان بھی اکثر یہاں تنہائی میں نوافل ادا کرتیں۔ حضرت اماں جان کو جب چھت گرنے کی خبر ملی تو آپ بہت گھبرائیں اور فرمایا کہ "دیکھو میری بشریٰ کہاں ہے"

"میری بشریٰ" کا کیسا پیار بھرا انداز تھا۔

آئمہ سلسلہ کے ساتھ آپ کی عقیدت بھی بے مثال تھی۔ وفات سے چندہ ماہ قبل میں نے بتایا۔ کہ ہم آجکل بچوں کو مرقاۃ الیقین سے حضرت صاحب کے واقعات سنا رہے ہیں اور بچے اس قدر خوش ہیں کہ کہتے ہیں کہ ہم نے بڑے ہو کر حکیم نورالدین بننا ہے۔ یہ سن کر امی جان بہت خوش ہوئیں اور کہا کہ مجھے بھی یہ کتاب نکال کر دو مجھے اسے پھر پڑھنے کا شوق پیدا ہوا ہے۔

حضرت امام جماعت الثانی کے ساتھ تو امی جان کو بے پناہ لگاؤ تھا۔ ہم لاہور سے اکثر ربوہ جاتے۔ تو یہی کہتی تھیں کہ حضرت صاحب کے واسطے میں تو ربوہ جاتی ہوں۔ حضرت صاحب کی آخری بیماری کے چند سال کا یہ ذکر ہے۔ ربوہ پہنچتے ہی سب سے پہلے قصر امامت جاتے۔ پرانی عمارت میں اوپر کی منزل پر حضرت صاحب کا کمرہ تھا۔ آپ ایک چوڑی نواڑی چارپائی پہ لیٹے ہوتے۔ ہاتھ میں الفضل یا چھوٹی ٹائم پیس۔ بار بار کروٹیں بدلتے۔ فرماتے "بشریٰ تم آگئی ہو" ہمارے ساتھ قادیان چلو گی" بار بار فرماتے امی جان اور ہم بچے پاس آ کر بیٹھ جاتے۔ امی جان کہتیں۔ جی! ہم آپ کے ساتھ ضرور چلیں گے۔

آپ کا کمرہ سادہ مگر بے حد صاف ہوتا۔ فرش پہ سفید چادریں بچھی ہوتیں لکڑی کی ٹرالی میں چند شیشیاں اور دوائیاں ہوتیں۔ فرش پر گاؤ تکیے

ایک اچھی بات

تدبیر دعا کے لئے بطور نتیجہ ضروریہ کے اور دعا تدبیر کے لئے بطور محرک اور جاذب کے ہے۔ انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ تدبیر کرنے سے پہلے دعا کے ساتھ مبداء فیض سے مراد طلب کرے۔ تا اس چشمہ لازوال سے روشنی پا کر عمدہ تدبیریں میسر آسکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتے۔ جہاں عموماً حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ تشریف فرما ہوتیں۔ امی جان حضرت صاحب کی خیریت دریافت کرتیں۔ اور تفصیل سے صحت وغیرہ کا پوچھتیں۔ پھر چھوٹی آپا سے جماعت کے حالات ' لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے متعلق مختلف امور پہ بات کرتیں۔ اور ایک آدھ بات بچوں یا کپڑوں وغیرہ سے متعلق۔ لیکن آہستہ دھیمے لہجے میں تاکہ حضرت صاحب کو تکلیف نہ پہنچے ہم نے امی جان کو چھوٹی آپا سے اکثر جماعتی اور دینی گفتگو کرتے ہی دیکھا ہے بے جا اور غیر ضروری باتوں سے ہمیشہ پرہیز ہی کیا کرتیں۔ کاش یہ خوبی سب احمدی خواتین کو نصیب ہو۔

حضرت چھوٹی آپا کے ساتھ امی جان کو ایک خاص تعلق تھا۔ جس میں دوستی اور رشتے داری کے ساتھ ساتھ بے پناہ محبت اور احترام نمایاں تھا۔ آپ اکثر ہمارے گھر لاہور آکر قیام کرتیں۔ آپ کے آنے پر امی جان بہت خوش ہوتیں۔ آپ کی ہر طرح سے خاطر مدارت کرتیں۔ لیکن دونوں کا آپس کا موضوع لجنہ کے کام' خواتین کی تربیت کے مسائل وغیرہ ہی ہوا کرتے۔

1996ء میں لجنہ اماء اللہ اسلام آباد کی صدر کا انتخاب ہونا تھا۔ خاکسار وہاں بطور مربی سلسلہ متعین تھا۔ امی جان کو امتہ الحی اور میرے بچوں نے ساتھ چلنے پر آمادہ کرلیا۔ جب چھوٹی آپا کو اس بات کا علم ہوا تو فرمایا "بشریٰ جو جارہی ہیں اب میرے جانے کی کیا ضرورت۔ وہ انتخاب کروائیں گی" چنانچہ امی جان نے نہایت خوش اسلوبی سے انتخاب کروائے۔

حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء سے ملاقات کرنا۔ ان کو باقاعدگی سے دعائیہ خطوط لکھنا آپ کے مزاج کا حصہ تھا۔ ان بزرگان سے ملاقات کے لئے آپ ہم بچوں کو ہمیشہ ساتھ رکھتیں۔ اور یہ تربیت کا بہت موثر ذریعہ تھا۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری ' حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی' حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری کی زیارت آج تک یاد ہے۔ ایک قلبی تعلق امی جان کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (عمو صاحب) سے تھا۔ یہ تعلق خاندان کے اکثر افراد پر کسی نہ کسی صورت میں جلوہ گری کرتا رہتا تھا۔ ربوہ کی کوٹھی "البشریٰ" جب تیار ہوئی تو آپ نے امی جان کو خط میں لکھا کہ تمہارے نام پر اپنی کوٹھی کا نام رکھا ہے۔ یہ خط آج بھی محفوظ ہے۔ والد صاحب کا تبادلہ فوج کی ملازمت کے دوران مختلف شہروں میں رہا۔ دونوں عمو صاحب کو ضرور خط لکھتے۔ شادی سے قبل امی جان اور گھر کی چند لڑکیاں محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کے گھر لائل پور جاکر ٹھہریں عمو صاحب نے فرمایا کہ اور کوئی لکھے یا نہ لکھے بشریٰ ضرور خط لکھے گی۔ اور پھر چند روز بعد امی جان کا خط آگیا۔ ہم بچوں میں سے دو کا کتاب الٰہی کا آغاز حضرت عمو صاحب نے کروایا۔ امتہ الکافی اور خاکسار۔ امی جان کے دونوں بزرگ والدین کی تربیت کا نتیجہ یہی تھا کہ آپ ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق پا گئیں۔ نانا جان حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی وفات 17 مارچ 1944ء کو قادیان میں ہوئی۔ امی جان خود بتاتی تھیں کہ 31۔ اگست 1947ء جب قادیان کو الوداع کہا اس دن تک روزانہ بلاناغہ بہشتی مقبرہ جاکر نانا جان کی قبر پہ دعا کرتیں۔ یہ عرصہ ساڑھے تین سال کا بنتا ہے۔ امی جان روزانہ کی ڈائری لکھتیں۔ اکثر ڈائریوں میں 17 مارچ کے صفحے پہ لکھا ہوا ہے۔ "آج ابا جان کی وفات کا دن ہے" بعض جگہ وفات اور جنازہ کی پوری تفصیل درج ہے۔ 1994ء کی ڈائری پہ لکھا ہے۔ " آج ابا جان کی وفات کو پورے پچاس سال ہو گئے۔"

اپنے والدین کا جو نقشہ امی جان نے ہمارے سامنے رکھا وہ ایک مثالی نقشہ تھا۔ خدا اور (-) کی محبت میں سرشار' حضرت بانی سلسلہ اور آئمہ کے عاشق عبادت گزار۔ آخر شب کی عبادت کرنے والے کلام الٰہی کے عاشق اور اس پہ علمی عبور۔ گھر کا ماحول خالص دینی۔ باہم محبت شفقت' عفو درگزر۔ دھیما لہجہ۔ بچوں سے بے تکلفی مگر تربیت میں لغزش کی کوئی گنجائش نہیں۔ گھر صاف ستھرا۔ ہر کام صبح صبح کرنے کی عادت۔ محنت دیانتداری' عاجزی انکساری مہمان نوازی غریب پروری۔ سستی کسل نام کو نہیں۔ سب کچھ کرنے کے بعد آخری انحصار دعا۔ کاش ہر احمدی جوڑی اور احمدی گھر ایسا بن کر دکھائے۔

گھر کے اسی نیک ماحول کا اثر رشتہ داروں کے ساتھ محبت کی صورت میں بہت نمایاں تھا۔ امی جان کے تمام بہن بھائی ایک دوسرے کے ساتھ شدید محبت اور تعلق رکھتے ہیں۔ جو محض للہی محبت ہے۔ امی جان بتاتی تھیں کہ بچپن میں بہت دیر بعد ہمیں معلوم ہوا کہ دونوں بھائیوں کی اولادیں الگ الگ ہیں۔ ہم سب کو ایک ہی فرد کی اولاد سمجھتے تھے۔ یعنی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ ربوہ آکر امی جان کی خواہش ہوتی کہ ہر رشتہ دار کے گھر ضرور جاکر خیریت دریافت کی جائے۔ دسمبر کے آخری ایام جلسہ سالانہ کے ہوتے۔ جلسہ کے بعد یکم جنوری سال نو کی مبارکباد دینے کے لئے تقریباً ہر رشتہ دار کے گھر امی جان خود جاتیں۔ ایک گھر سے دوسرے پھر تیسرے۔ اور ڈیڑھ دو گھنٹہ لگا کر واپس آجاتیں۔

امی جان کی اچانک وفات کے بعد ایک فطرتی غم اور جدائی کی کیفیت کا طاری ہونا لازم ہے جس سے مفر نہیں۔ آپ کی ساری زندگی ایک فلم کی طرح سامنے آتی رہتی ہے۔ لجنہ اماء اللہ اور دیگر جماعتی ذمہ داریوں کی انجام دہی۔ آپ کی خدا سے بے پناہ محبت یہی سب آپ کا سرمایہ ہے۔ اور وہ انتھک دعائیں جو آپ کی اولاد اور چاہنے والوں کے لئے مشعل راہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا وارث بنائے۔ والد صاحب بہن بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین بقول غالب۔

چارۂ دل سوائے صبر نہیں
سو وہ مدت سے اب نہیں آتا

> متقی کا کام یہ ہے کہ برائیوں سے باز آوے۔ اس سے آگے دوسرا درجہ افاضہ خیر کا ہے
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اہلِ مجاہدہ کی دس خصلتیں

صاحبزادہ مرزا مجید احمد ایم۔اے

فتوح الغیب میں حضرت عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے اہل مجاہدہ کی دس خصلتیں بیان فرمائی ہیں۔ دوستوں کے استفادہ کے لئے پیش خدمت ہیں۔ خاکسار کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے کہ توفیق بھی اسی کی عنایت سے ملتی ہے۔

پہلی خصلت یہ ہے کہ بندہ جھوٹ یا سچ پر قسم نہ کھائے۔ جب بندہ خدا کی قسم اٹھانا چھوڑ دے گا تو اللہ اس پر انوار کے دروازے کھول دے گا۔ خدا اسے بھائیوں اور ہمسایوں میں بزرگی بھی عطاء کرے گا۔ لوگ اس کی تقلید کرنے لگیں گے۔

دوسری خصلت یہ ہے کہ دانستہ یا مذاقاً جھوٹ سے اجتناب کرے۔ اس طرح زبان مضبوط ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اس کا سینہ کھول دے گا۔ اس پر علم روشن ہوں گے۔ اس طرح وہ جب دوسروں سے جھوٹ سنے گا تو برا سمجھے گا اور خدا سے دعا کرے گا کہ اس شخص کی جھوٹ بولنے کی عادت سے بھی اسے نجات دلا۔ اللہ اس دعا کرنے والے کو بھی ثواب دے گا۔

تیسری خصلت یہ ہے کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرے گا۔ وعدہ خلافی کرنے سے بہتر ہے کہ وعدہ ہی نہ کیا جائے۔ اللہ اس کے لئے سخاوت اور حیاء کے دروازے کھول دیتا ہے۔ وہ لوگوں میں عزت پاتا ہے اور خدا کے حضور اس کے مراتب بلند ہوتے ہیں۔

چوتھی خصلت یہ ہے کہ مخلوقات میں کسی چیز پر لعنت نہ کرے اور کم وبیش کسی کو ایذاء نہ دے کیونکہ یہ خصلتِ ابرار صدیقین کے اخلاق میں سے ہے۔ اس کے لئے خدا کی حفاظت میں خدا کے جمع رکھے ہوئے درجات کے ساتھ دنیا میں نیک انجام ہے اور اس کو ہلاکت میں گرنے سے بچاتا ہے۔ اس کو مخلوق سے سلامت رکھتا ہے اور بندوں پر شفقت کرتا اور اپنا قرب عطاء کرتا ہے۔

پانچویں خصلت یہ ہے کہ وہ کسی بھی مخلوق پر بددعا کرنے سے بچے اگرچہ اس پر ظلم بھی کیوں نہ کیا گیا ہو۔ وہ اپنی زبان یا ہاتھ سے اذیت نہ پہنچائے۔ اسے خدا کے واسطے برداشت کرے۔ اس خصلت کو اپنانے والوں کو اللہ تعالیٰ اعلیٰ درجات سے نوازتا ہے۔ دنیا و آخرت میں اور لوگوں میں اللہ اسے بزرگی عطاء فرماتا ہے۔ اللہ اس کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

چھٹی خصلت یہ ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی پر بالیقین کفر و شرک اور نفاق میں گواہی نہ دے۔ اس طرح رحمت الٰہی اور رضامندی کے وہ شخص بہت قریب ہو جاتا ہے۔ اللہ کے نزدیک یہ مقام ایک بہت بڑا دروازہ ہے۔

اہل زہد کی ساتویں خصلت یہ ہے کہ وہ گناہوں کی اشیاء کو دیکھنے سے ظاہر و باطن بچتا رہے۔ اپنے آپ کو گناہوں سے دور رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے آخرت میں بہت اجر جمع کرتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ خصلتیں اپنانے پر ہم پر احسان فرمائے۔

اہل زہد کی آٹھویں خصلت یہ ہے کہ وہ مخلوق میں اپنے سے چھوٹے یا بڑے پر بوجھ نہ ڈالے۔ اپنا بوجھ دوسروں پر سے اٹھالے۔ یہ عابد اور متقیوں کا مقام ہے۔ اللہ اس پر غنا اور یقین کی برکتیں نازل فرماتا ہے۔ متقیوں اور ایمان والوں کا رتبہ اللہ کے نزدیک بہت بلند ہے۔

نویں خصلت یہ ہے کہ ہر صاحب ایمان کے لئے لازم ہے کہ وہ طمع نہ کرے۔ مخلوق کی چیزوں پر اپنے دل کو طمع میں نہ ڈالے۔ یہ بڑی عزت اور غنا کی علامت ہے۔ اللہ پر توکل رکھے۔ اللہ یقیناً اس کے لئے بہت بلند درجات رکھتا ہے۔ یہ عمل اللہ والوں کی نشانی ہے۔

اہل زہد کی دسویں صفت یہ ہے کہ دوسروں کی تواضع کرے۔ ہر ملنے والے کو اپنے سے بڑا اور افضل سمجھے۔ تواضع اصل میں عبادت کا محل ہے جو بہت اونچا اور رفیع الشان ہے۔ اللہ کے نزدیک اس کی عزت اور مرتبہ کامل ہوتا ہے۔ تواضع یہ ہے کہ ملنے والے کو اپنی ذات سے افضل سمجھے۔ اگر وہ بڑا ہے تو سمجھے کہ اس نے مجھ سے پہلے اللہ کی عبادت کا آغاز کیا تھا۔ اگر چھوٹا ہے تو سمجھے کہ اسے اللہ نے وہ چیز عنایت فرمائی ہے جس تک میں ابھی نہیں پہنچا۔ اگر وہ جاہل ہے تو سمجھے کہ اس کی نادانی کو دخل ہے جبکہ میں جان بوجھ کر نافرمانی کرتا ہوں۔ اگر وہ کافر ہے تو سمجھے کہ یہ تو نہیں جانتا شاید مسلمان ہو جائے اور شاید میں اسلام پر قائم نہ رہ سکوں۔ جب بندہ ایسا ہو جاتا ہے تو اللہ اسے بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کو رحمت کا دروازہ عطاء فرماتا ہے۔ تواضع عبادت کا نچوڑ ہے۔ یہی رحمت کا دروازہ ہے۔ اس سے کوئی شئے بہتر نہیں۔ اس کے لئے نصیحت میں مخلوق ایک ہو جاتی ہے۔ وہ شخص بلا مصلحت کسی کی سرزنش نہیں کرتا۔ اس کے سامنے کسی کی برائی کی جائے تو وہ اسے معیوب سمجھتا ہے۔ اللہ کے بندوں کے لئے غیبت ہلاکت اور آفت ہے۔ مگر اللہ زبان اور قلب کی حفاظت کرنے والوں کی مدد فرماتا ہے۔

بقیہ صفحہ 5

کے عدالتوں کو بھجوا دیئے گئے۔ دو کیس زیر تفتیش ہیں۔

لاہور رینج کے بعد دہشت گردی کی وارداتوں کے لحاظ سے فیصل آباد رینج دوسرے نمبر پر رہی۔ 19 وارداتوں میں 37۔ افراد ہلاک ہوئے۔ ان میں سے 10 وارداتوں کا سراغ لگالیا گیا۔ اور 20۔ افراد کو گرفتار کیا گیا۔ 19 وارداتوں میں سے صرف ایک کا چالان مکمل کیا گیا۔ 18 کیس زیر تفتیش ہیں۔

یادرفتگان

محترمہ آئمنہ بیگم صاحبہ (بستی رندان)

بلال احمد خان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزرگوں کے ذکر خیر سے ان کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ آج میں اپنے خاندان کی بزرگ خاتون محترمہ آئمنہ بیگم صاحبہ جو کہ میری دادی جان تھیں کے متعلق بیان کرنے لگا ہوں۔ چونکہ وہ میری کم سنی میں ہی وفات پا گئی تھیں۔ اس لئے مجھے میرے والد مکرم خادم حسین رند صاحب کی زبانی ان کے بہت سے اوصاف کا علم ہوا لہذا یہ مضمون میرے والد صاحب کی یادداشتوں پر مشتمل ہے۔

میرے والد صاحب کے بیان کے مطابق ان کے والد یعنی میرے محترم دادا جان نے دو شادیاں کیں اور یہ ان کی دوسری شادی میری حقیقی دادی مکرمہ آئمنہ بیگم سے ہوئی۔ ان کی پہلی بیوی یعنی میری پہلی دادی جان عین جوانی میں اللہ کو پیاری ہو گئیں ان کے بطن سے خدا تعالیٰ نے تین بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائی چونکہ ابھی یہ بچے بہت چھوٹے تھے اس لئے ان کی بہتر نگہداشت اور تربیت کے لئے محترم دادا جان نے دوسری شادی کی۔ محترمہ دادی جان نے جس طرح ان بچوں کی پرورش کی اس کی مثال ملنا بہت ہی مشکل ہے۔ ان کو کبھی یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ میں ان کی حقیقی والدہ نہیں ہوں۔

بہت ہی پیار اور محبت سے پالا اور اپنی حقیقی اولاد سے بڑھ کر چاہا میری حقیقی دادی جان کے بطن سے خدا تعالیٰ کے فضل سے تین بیٹے اور تین ہی بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ اس طرح ان کی اب دوہری ذمہ داری ہو گئی۔ آپ نے اس ذمہ داری کو احسن طریق سے نبھایا۔ اور بہت اچھے رنگ میں ان کی پرورش اور تربیت کی اور جہاں تک ممکن تھا ان کی دینی اور دنیاوی تربیت بھی کی۔ میری دادی جان کا تعلق ایک گاؤں سے تھا وہاں پر صرف کلام الٰہی ہی پڑھایا جاتا تھا سکول گاؤں سے بہت دور تھا۔ مگر آپ نے پھر بھی اپنی اولاد کو تعلیم دلوانے کی پوری کوشش کی۔

آپ اکثر بیمار رہنے لگیں عرصہ پانچ سال آپ نے بیماری کی حالت میں گزارے۔ اس بیماری کی حالت میں بھی آپ گھریلو کام باقاعدگی سے کرتیں اور بچوں کی پرورش میں کبھی بھی کمی نہ آنے دی۔ یہ ایام آپ نے انتہائی صبر و شکر سے گزارے۔

آپ کو اپنی زندگی میں بہت ہی مشکلات اور صبر آزما حالات سے واسطہ پڑا۔ ان مشکل حالات میں آپ کی تمام زمین کا دریا برد ہونا بھی شامل ہے چونکہ تمام زمین دریا کی نذر ہو گئی اس لئے کاشت کرنے کے لئے کوئی زمین نہ بچی اور ذریعہ آمد اور کسی طریق سے نہیں ہو رہا تھا اسی وجہ سے گھر کے مالی حالات خراب ہوتے چلے گئے۔ لیکن آپ ان حالات سے قطعاً نہیں گھبرائیں اور ان حالات میں خدا تعالیٰ کی مدد سے گزارا کرتی رہیں۔

آپ کی زندگی میں سب سے عظیم اور بڑا صدمہ آپ کے جوان بیٹے کی وفات پر آپ کو ملا لیکن آپ نے انتہائی صبر سے کام لیا اور خدائی رضا پر ہمیشہ راضی رہیں۔ محترمہ دادی جان نہایت صابرو شاکر خاتون تھیں تمام مشکل حالات کو نہایت دلیری اور صبر و شکر سے گزارا محترمہ دادی جان بہت مہمان نواز تھیں۔ جماعتی وفد جب بھی گاؤں کا دورہ کرتا آپ سب سے پہل کر کے ان معزز مہمانوں کے لئے کھانا تیار کرتیں۔ جماعتی چندہ جات نہایت باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتیں اور ہر مالی قربانی میں حسب توفیق حصہ لیتیں۔ آپ عبادت کی پابند تھیں ہر عبادت باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتیں۔ اور عبادات میں خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کرتیں ان دعاؤں میں سب سے پہلے جماعتی ترقی اور بہتری کے لئے دعا کرتیں اور بعد میں کوئی اور دعا کرتیں آپ کو امامت اور جماعت احمدیہ سے والہانہ عقیدت تھی۔ آپ جماعت کے لئے ہر قربانی کے لئے ہمہ وقت تیار رہتیں۔

آخر کار آپ کی بیماری بہت زیادہ بڑھتی چلی گئی اور اسی بناء پر آپ مورخہ 24 دسمبر 1983ء کو خدا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ آپ نے تقریباً 65 سال کی عمر پائی آپ کی تدفین مقامی قبرستان بستی رندان میں ہوئی۔ آخر میں خاکسار جملہ احباب سے درخواست کرتا ہے کہ دعا کریں مولا کریم محترمہ دادی جان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے ہر نیک کام کو ہمیں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شہد کی مکھیوں سے آنکھوں میں بینائی

ان دنوں سائنس جس سرعت سے ترقی کر رہی ہے اس کا اندازہ کرنا بھی دشوار ہے۔ اب حال ہی میں ڈاکٹروں نے ایک انوکھے طریقے سے اندھوں کا علاج کرنا شروع کر دیا ہے اور وہ ایسا طریقہ ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جس کی مدد سے اندھے دیکھنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا خوش نصیب مسٹر ولیم ہے جو باون برس سے قطعاً اندھا تھا اسے بالکل کچھ بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ ڈاکٹروں نے اس کی آنکھوں کا معائنہ کرنے کے بعد صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ ان آنکھوں میں روشنی اور بینائی کی ایک کرن بھی موجود نہیں ہے کسی علاج سے بھی آنکھیں دیکھنے کے قابل نہیں ہو سکتیں۔

لیکن شہد کی مکھی کے ڈنگ اور سائنس کے کرشمے کی بدولت ولیم کی آنکھیں ایک بار پھر روشن ہو گئی ہیں۔ اب وہ سب کچھ دیکھ سکتا ہے وہ آئینے میں اپنی ان آنکھوں کو بھی دیکھ سکتا ہے جنہیں اب بینائی مل گئی ہے۔

لنڈن کی مسز جولیا اروِن نے کنگسٹن میں شفا خانہ کھول رکھا ہے جس میں وہ شہد کی مکھیوں کے ڈنگ کے ذریعے اندھوں کا علاج کیا کرتی ہے جب مسٹر ولیم ہر طرف سے ناامید ہو گیا تو اس نے بھی مسز جولیا کے دواخانے کا رخ کیا۔ اگرچہ مسٹر ولیم کی آنکھیں اب دیکھ سکتی ہیں تاہم ابھی تک علاج کا مکمل کورس پورا نہیں ہے۔

اس شخص نے اخباری طور پر سب سے پہلے مچل ٹیکنز سے ملاقات کی اور جب وہ اس کی آنکھوں کی بصیرت افروز داستان سننے کے لئے گیا تو وہ شخص ایک رسالے کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ اندھا ہونے سے پہلے 23 برس تک شیفلڈ کے قریب ایک بورڈنگ ہاؤس میں مسز گرٹروڈ پرنس کے پاس کام کرتا تھا۔

وہ کہنے لگا.... میرے اندھا ہونے کی کہانی بھی بڑی حسرت انگیز ہے۔ میں مسز پرنس کو کار میں ڈیلی لئے جا رہا تھا اور اچانک ہی میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا۔ پہلے تو میں نے اس کی کچھ پروا نہ کی۔ لیکن چند ہی منٹ کے بعد اندھیرا دبیز ہونا شروع ہو گیا میں نے کار روک لی اور 20 ہی منٹ کے اندر میں اندھا ہو گیا۔

میں نے بہتیرا علاج کیا۔ اور 1950ء کے کرسمس کے بعد شیفلڈ کے ایک ہسپتال میں داخل ہو گیا۔ لیکن میری آنکھوں کی بینائی نہ مل سکی۔

گزشتہ ستمبر کو مجھے اپنی بہن کے پاس لنڈن جانے کا اتفاق ہوا جو مجھے مسز جولیا کے پاس لے گئی جس نے معائنہ کے بعد کہا "میرے خیال میں آپ کی بینائی واپس لانے میں مجھے کامیابی حاصل ہو گی" میں نے علاج کرانا قبول کر لیا۔ اس نے مجھے پہلے روز دو بار گردن کی پشت پر شہد کی مکھی سے کٹوایا اگلے روز چار مرتبہ اور چھ چھ مرتبہ۔ پس چوتھے ہی روز میں دیکھنے کے قابل ہو گیا۔ اگرچہ اب میں سب کچھ دیکھ سکتا ہوں۔ لیکن پھر بھی عینک کا استعمال کرتا ہوں۔ مسز جولیا نے مجھے کہا کہ وہ بہت جلد مجھے عینک سے نجات دلوا دے گی۔ اور پھر مجھے نوکری مل جائے گی۔

(الفضل 14- فروری 1956ء)

اخبارات میں سے

1997ء میں پاکستان میں دہشت گردی

روزنامہ جنگ نے اپنی 8- اگست کی اشاعت میں پاکستان میں دہشت گردی کی خبروں کی بابت لکھا کہ

97ء میں دہشت گردی 450 فیصد زیادہ ہو گئی لاہور میں دہشت گردی کی 34 وارداتوں میں 73- افراد مارے گئے۔

فیصل آباد میں 19 وارداتوں میں 37- افراد مارے گئے۔

1993ء میں 28- افراد'
1994ء میں 62- افراد'
1995 میں 59- افراد'

اور 1996ء میں 90- افراد ہلاک ہوئے' لاہور میں 34 وارداتوں میں سے 6 اور ملتان میں 15 وارداتوں میں سے تین مقدمات عدالتوں میں پیش کئے گئے۔

گوجرانوالہ میں ایک' بہاول پور میں 8 کیسوں میں سے 2 اور فیصل آباد میں 19 کیسوں میں سے 18 کیس زیر تفتیش ہیں اس خبر کا متن یہ ہے۔

لاہور (عثمان بن احمد سے) رواں عشرہ میں فرقہ واریت کی وارداتوں میں خوفناک حد تک اضافہ ہوا۔

1990ء میں فرقہ واریت کے 22 واقعات میں 27- افراد ہلاک ہوئے۔ جبکہ 1997ء کے پہلے سات ماہ اور سات دن میں 158- افراد ہلاک ہوئے۔

اس طرح فرقہ واریت میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ساڑھے چار سو فی صد تک بڑھ گئی۔

وزیر اعلیٰ کو پیش کی جانے والی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 1991ء میں دہشت گردی کے 38 واقعات میں 52- افراد ہلاک ہوئے۔

1992ء میں دہشت گردی کے 15 واقعات میں 17- افراد ہلاک ہوئے۔

1993ء میں 21 واقعات میں 28- افراد ہلاک ہوئے 1994ء میں 37 واقعات میں 62- افراد ہلاک ہوئے 1995ء میں 44 واقعات میں 59- افراد ہلاک ہوئے 1996ء میں 38 واقعات میں 90 افراد ہلاک ہوئے۔ 1997ء کے پہلے سات ماہ اور سات دنوں میں دہشت گردی کی سب سے زیادہ وارداتیں لاہور رینج میں ہوئیں۔ 34 وارداتوں میں 73- افراد دہشت گردی کا نشانہ بن گئے ان وارداتوں میں سے 9 کا سراغ ملا اور 6 ملزم گرفتار ہوئے۔ مقدمات کے چالان عدالت میں پیش کئے گئے۔ جن میں سے کسی کا بھی ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔

گوجرانوالہ رینج میں دہشت گردی کی دو وارداتوں میں تین افراد ہلاک ہوئے دونوں وارداتوں کا سراغ لگا کر 4 ملزموں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور ایک کیس کا چالان مکمل کر کے عدالت میں بھجوا دیا گیا۔ جبکہ دوسرا کیس ابھی زیر تفتیش ہے۔

سرگودھا رینج میں دہشت گردی کی ایک واردات میں دو افراد ہلاک ہوئے۔ اس کیس کا سراغ لگا کر تین ملزم گرفتار کئے گئے جبکہ کیس ابھی زیر تفتیش ہے۔ ملتان رینج میں اس سال 15 وارداتوں میں 31- افراد ہلاک ہوئے۔ ان وارداتوں میں سے 8 کا سراغ لگا کر گیارہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور تین کیسوں کی تفتیش مکمل کر کے چالان عدالتوں میں جمع کرا دیئے گئے۔ جبکہ گیارہ کیس ابھی زیر تفتیش ہیں۔ بہاول پور رینج میں 8 وارداتوں میں گیارہ افراد ہلاک ہوئے۔ 6 وارداتوں کا سراغ لگا کر 12- افراد کو گرفتار کیا گیا۔ 6 وارداتوں کے چالان مکمل کر

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

فرانس کی مشکل

فرانس کے حکومت آج ایک عجیب وغریب صورت حال سے دوچار ہے۔ ایک طرف فرنچ گی آنا کے لوگوں نے پھر ایک دفعہ احتجاجی مظاہرے شروع کر رکھے ہیں کہ ان کے ملک کو فرانس آزادی دے اور دوسری طرف اسی وقت بحرہند کے جزیرے موہیلی میں لوگ فرانس سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ ان کو دوبارہ اپنی سلطنت میں شامل کرلے۔

فرنچ گی آنا کے سلسلے میں فرانس لوگوں سے مطالبہ کر رہا تھا کہ وہ ملک کے قوانین کی پابندی کریں جبکہ دوسری طرف موہیلی میں جو کہ کوموروس کے جزائر کا حصہ ہے۔ فرانس کی وزارت خارجہ بار بار اعلان کر رہی ہے کہ فرانس اسلامک فیڈرل ری پبلک آف کوموروس کی آزادی کا احترام کرتا رہے گا۔ پچھلے ہفتے بھی جب نزدیکی جزیرے انجو آن نے بھی اپنے آپ کو فرانس کا حصہ قرار دے دیا تھا فرانس کے محکمہ خارجہ کا ردعمل ایسا ہی تھا۔ انجو آن نے 22 سال پہلے جب اس کو یہ اجازت دی گئی تھی کہ وہ چاہے تو فرانس کے ساتھ رہے اور چاہے تو کوموروس ری پبلک میں شامل ہو جائے۔ کوموروس ری پبلک میں شامل ہونے کو ترجیح دی تھی۔

موہیلی اور انجو آن اسلامک فیڈرل ری پبلک آف کاموروس کا حصہ ہے جو کہ بحرہند میں واقع مختلف جزائر پر مشتمل ہے۔ 1975ء میں ان جزیروں نے فرانس سے آزادی کا فیصلہ کیا اور کوموروس ری پبلک کا حصہ بن گئے لیکن اس عرصہ میں اس ملک میں 17 انقلابات برپا کئے جا چکے ہیں۔ لیکن اس وقت ایک نزدیکی جزیرے مایوتی نے فرانس کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت مایوتی کی مالی حالت بہت اچھی ہے اور کاموروس ری پبلک کے لوگ بمشکل اپنی گذر اوقات کرسکتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ موہیلی اور انجو آن جزیروں نے دوبارہ فرانس میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

○○○

روس کا مستقبل

صدیوں سے روس ایک عظیم ریاست رہا ہے اور ایک بہت لمبے عرصہ تک اسے ایک بہت بڑی سلطنت کا سربراہ ہونے کا فخر بھی حاصل رہا ہے۔ لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایک عشرہ میں روسی سلطنت کا خواب چکنا چور ہو چکا ہے اور نہ صرف روس کی حکومت بلکہ اس کے لوگ بھی اس بات کو سمجھ چکے ہیں کہ ایسی جذباتی باتوں کا کوئی فائدہ ان کے ملک کو نہیں ہو سکتا۔ اور اس کا ثبوت روس کے اس اقدام سے ملتا ہے جس میں اس نے بیلارس کو اپنے ساتھ ملانے سے انکار کرکے کیا ہے۔ چیچنیا سے اپنی فوجوں کو ہٹالینے میں بھی یہی جذبہ کارفرما ہے۔ پھر اس نے ابھی ابھی یوکرائن کے ساتھ معاہدہ کیا ہے جس میں یوکرائن کی حاکمیت اور سالمیت کی ضمانت روس نے دی ہے۔

مسٹر سرجی مارکوف جو کوماسکو میں ایک پولیٹکل سائنس کے پروفیسر ہیں کا کہنا ہے کہ بہت سے تلخ تجربات کے بعد اب روسی لوگ اپنی سوسائٹی کو کمتر خیال کرنے لگے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اب اسے مغربی ماڈل کے مطابق ترتیب دی جائے۔

چیچنیا کی جنگ بھی اس معاملے میں روس کی حکومت اور لوگوں کے خیالات کو فی الحال بدلنے میں ممد ثابت ہوئی ہے۔ اس جنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ روس میں اب وہ دم خم نہیں رہا جو کہ ایک سلطنت کا ہوتا ہے۔ چیچنیا کے مجاہدین نے روس کے سپاہیوں کو اپنے ملک سے نکال باہر کیا تو انہوں نے نہ صرف اپنے ملک کی آزادی بچائی بلکہ یہ بھی ثابت کر دیا کہ اب کریملن کے پاس اتنی بھی طاقت نہیں کہ وہ ایک ہمسایہ چھوٹی سی ریاست کے ساتھ لڑائی کچھ دیر جاری رکھ سکے۔

لیکن پھر بھی ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جو پرانی عظمت کے خواب دیکھنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے اور اگر جلد ہی روس اپنی اقتصادیات پر قابو پاسکا تو ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کی تعداد تیزی سے بڑھنے لگے۔ اور یہ بحث تو ابھی بھی روس میں جاری ہے کہ جب روس اپنی اقتصادی مشکلات پر قابو پالے تو اس کی خارجہ پالیسی کیا ہونی چاہئے۔ روس کے دانشوروں کا مشورہ یہ ہے کہ اب روس کو بھی اقتصادی طور پر مضبوط ملکوں پر اپنا اثر بڑھانے کی کوشش کرنا چاہئے نہ کہ فوجوں کے ذریعے کشور کشائی کی کوشش کرنا۔

○○○

بھارت کی اسلحہ میں تیاریاں

بھارت کے وزیر اعظم اندر کمار گجرال نے اپنے ملک کی پارلیمنٹ کو خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابھی پرتھوی میزائلوں کی تنصیب کا وقت نہیں آیا ہے۔ جب صورت حال اس بات کی متقاضی ہوگی ان کی تنصیب کا حکم دے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں مسلح افواج اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھتی ہے۔ بہرحال اس وقت حکومت کا خیال ہے کہ ابھی صورت حال ایسی نہیں ہے کہ اس قسم کی کوئی فوجی کارروائی عمل میں لائی جاوے تاہم میزائلوں سے متعلق تجربے جاری ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ چین نے پاکستان کو ایم۔ گیارہ میزائل اور دیگر فوجی اہم ٹیکنالوجی فراہم کی ہے جس پر ہمیں بجاطور پر تشویش ہے۔

اندر کمار گجرال نے کیمیاوی ہتھیاروں کے متعلق کہا کہ اگرچہ بھارت پہلے اس کنونشن پر دستخط کرچکا ہے لیکن اگر کسی وقت قومی مفادات کا تقاضا ہوا تو بھارتی حکومت کیمیاوی ہتھیاروں کے متعلق کنونشن کے بارے میں اپنے موقف میں تبدیلی کرنے سے بھی گریز نہیں کرے گی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ بھارت اور کئی دوسرے ملکوں نے جس کنونشن پر دستخط کئے ہیں اس میں بھی کہا گیا ہے کہ وہ اس کے دائرے سے باہر جاسکتے ہیں۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ ہمارے پاس کیمیاوی ہتھیار تھے اور ہم ایسے ہتھیار دوبارہ بنانے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔

○○○

ڈاکٹر مہاتیر محمد وزیر اعظم ملائیشیا

ڈاکٹر مہاتیر محمد جب سے ملائیشیا کے وزیر اعظم بنے ہیں اس ملک کی ترقی کی رفتار میں ازحد اضافہ ہوا ہے اور ان ہی کے دور حکومت میں ملائیشیا ایشین ٹائیگرز کی فہرست میں شامل ہوا۔ اور اب بہت سے ملکوں سے آگے جارہا ہے۔

ڈاکٹر مہاتیر محمد پیشہ کے لحاظ سے ایک میڈیکل ڈاکٹر ہیں۔ وہ 1945ء میں سیاست میں وارد ہوئے وہ ملک کی حکمران جماعت UMNO کے بانی ارکان میں شامل ہیں۔ سب سے پہلے وہ 1964ء میں پارلیمنٹ کے رکن منتخب ہوئے۔ اس وقت انہیں ملک کی تعلیمی ترقی سے متعلق فرائض سونپے گئے۔ 1973ء میں ہونے والے انتخابات میں وہ بلامقابلہ ایوان زیریں کے رکن منتخب ہوئے اور اس دفعہ وزیر تعلیم مقرر کیا گیا۔ 1976ء میں وہ نائب وزیر اعظم بنے۔ پھر وہ تجارت اور صنعت کے شعبے کے وزیر مقرر کئے گئے۔ اس حیثیت میں انہوں نے غیر ملکی سرمایہ کاری کو ملک میں لانے میں غیر معمولی کامیابی حاصل کی۔ 1981ء میں وہ حکومتی پارٹی کے صدر اور وزیر اعظم کے عہدے پر فائز ہوئے۔ 1982، 1986، 1990، اور 1995ء کے انتخابات میں ان کی قیادت میں حکمران اتحاد نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔

ڈاکٹر مہاتیر محمد ایک صاحب بصیرت مسلمان ہیں اور انہیں اعلیٰ وژن کا حامل قرار دیا جاتا ہے۔ وہ ایک مسلمان کا نقطہ نظر رکھتے ہیں اور اپنے اسلامی تشخص کا کھل کر ذکر کرتے ہیں۔ وہ پاکستان سے بھی ایک قلبی لگاؤ رکھتے ہیں پچھلے سال انہوں نے ملائیشیا میں ایک اقبال کانفرنس بھی کروائی۔ ملائیشیا میں ایک مرکزی لائبریری میں بھی ایک پورا شعبہ اقبالیات کا موجود ہے بعض لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ ڈاکٹر مہاتیر محمد کے دادا پشاور کے قریب کسی مقام سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ان کے والد کا نام محمد خاں تھا۔ ڈاکٹر مہاتیر محمد اس اطلاع کی نہ تو کھل کر تصدیق کرتے ہیں اور نہ ہی تردید۔

○○○

وزیر اعظم پاکستان کا دورہ ملائیشیا

وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے برادر اسلامی ملک ملائیشیا کا چار روزہ دورہ کیا۔ اس دورہ کے نتیجہ میں پاک ملائیشیا تعلقات مستحکم ہوئے اور دونوں ملکوں کے درمیان ہمہ جہتی تعاون بڑھانے میں نمایاں کامیابی ہوئی۔ وزیر اعظم پاکستان اور ملائیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر مہاتیر کے درمیان گرمجوشی پر مبنی ذاتی قریبی تعلقات پہلے ہی سے قائم ہیں۔ میاں محمد نواز شریف کے دوبارہ وزیر اعظم بننے پر ڈاکٹر مہاتیر پہلے غیر ملکی مہمان تھے جو پاکستان تشریف لائے۔

میاں محمد نواز شریف کے موجودہ دورہ میں جو معاہدات ہوئے ہیں ان میں بڑے بڑے یہ ہیں۔

(1) دفاع کے میدان میں دونوں ملکوں کے درمیان ہمہ جہتی تعاون کا ایک سمجھوتہ ہوا ہے جس کا دائرہ آگے چل کر وسیع تر ہو سکتا ہے۔

(2) پاکستان کو ملائیشیا کے سرمائے کی ضرورت ہے جبکہ اسے ہماری تربیت یافتہ لیبر درکار ہے فیصلہ ہوا ہے کہ ملائیشیا اپنی وہ صنعتیں پاکستان میں لگانے کے متعلق غور کرے گا جس میں ارزاں پاکستانی لیبر سے ملائیشیا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

(3) پاکستان کے ڈاکٹروں اور انجینئروں کو ملائیشیا میں خدمات کے لئے بلایا جائے گا۔

(4) رائے ونڈ کے قریب ایک بڑا ایکسپورٹ پراسسنگ زون قائم کیا جائے گا جو کہ ایک ہزار ایکڑ میں پھیلا ہوا ہوگا۔ اور اس کی کل لاگت 120 ملین امریکی ڈالر ہوگی۔

(5) ملائیشیا اسلام آباد میں ایک ہاؤسنگ پراجیکٹ کی تعمیر کرے گا جس کی کل مالیت 500 ملین ڈالر ہوگی اس کے علاوہ ملائیشیا کی ایک فرم اسلام آباد سے مری تک ایک شاہراہ تعمیر کرے گی۔

(6) ملائیشیا پاکستان کو 200 ملین ڈالر کا قرضہ دے گا جس سے پاکستان ملائیشیا سے پام آئل خرید سکے گا۔ اس کے بدلہ میں ملائیشیا پاکستان سے پانچ ہزار ٹریکٹر خریدے گا۔ پاکستان پہلے ہی اس معاملہ میں فاضل استعداد کا حامل ہے۔ پاکستان کو اس تجارت میں 180 ملین امریکی ڈالر کا فائدہ ہوگا۔

(7) ملائیشیا نے پاکستان سے چاول درآمد کرنے پر بھی رضامندی کا اظہار کیا۔ ملائیشیا ہر سال 215 ملین ڈالر کا چاول درآمد کرتا ہے۔ جبکہ پاکستان چاول کا برآمد کنندہ ہے۔

○○○

سگریٹ نوشی کے خلاف امریکہ کی مہم

چند سالوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ سگریٹ پینے والے نہ صرف اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ سوسائٹی میں ساتھ رہنے والوں کو بھی مصیبت میں ڈالتے ہیں' اور ماحول کی بربادی میں بھی ان کا کافی حصہ ہے۔ اس لئے خاص طور پر مغربی ممالک میں سگریٹ نوشی میں پابندیاں دن بدن سخت کی جارہی ہیں۔ پبلک جگہوں اور پبلک ٹرانسپورٹ میں سگریٹ نوشی کی ممانعت عام ہو رہی ہے۔

امریکہ اس معاملے میں سب سے آگے ہے۔ اب خبر آئی ہے کہ امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے اپنی انتظامیہ کی بلڈنگز میں سگریٹ نوشی پر پابندی لگادی ہے اور یہ اس لئے کیا گیا ہے تاکہ سگریٹ نہ پینے والوں کو سگریٹ نوشی کے برے اثرات سے محفوظ رکھا جاسکے۔

صدر کلنٹن نے یہ حکم جاری کرتے ہوئے کہا کہ قوم کی صحت کو درپیش تمام مسائل میں سے سگریٹ نوشی ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ اس لئے انتظامیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک سال کے اندر تمام حکومتی بلڈنگز کو ہر قسم کے دھوئیں کے

اثرات سے پاک کردیا جائے گا۔

یہ پہلا قدم ہے جو حکومت امریکہ نے سگریٹ نوشی کے خلاف اٹھایا ہے اور خیال ہے کہ جلد ہی انتظامیہ کی بلڈنگز کے باہر ایک خاص فاصلے تک اس قسم کی مناہی کا اطلاق کر دیا جائے گا۔ خدا کرے کہ دوسرے ممالک اور دوسری حکومتیں بھی امریکہ کے اس اچھے قدم کی پیروی کرتے ہوئے سگریٹ نوشی کے خلاف مہم میں پورے جوش و خروش سے حصہ لیں تاکہ انسانیت کا ایک کثیر حصہ اس بدعادت سے چھٹکارا حاصل کرلے اور اس سے پیدا ہونے والی بے شمار بیماریوں سے بھی۔

ooo

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 20- اگست 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات۔
2-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس۔
3-00 فرنچ زبان سیکھئے
3-30 حکایات شیریں۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔گولڈن جوبلی۔تقریبات از نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ
5-00 لقاء مع العرب
6-00 طبی معاملات۔ صحت و نگہداشت ماں اور بچہ میزبان ڈاکٹر امتہ الرشید مہمان ڈاکٹر نصرت جہاں (حصہ سوئم)
7-00 اردو کلاس
8-00 فرنچ زبان سیکھئے
9-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔گولڈن جوبلی تقریبات از نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ
11-00 کوئز سیرت حضرت امام جماعت الثانی (حصہ سوئم) از ناصرات الاحمدیہ۔
12-30 اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ماسٹر عطا محمد صاحب۔
4-05 تلاوت حدیث خبریں
4-30 عربی زبان سیکھئے
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 بنگالی پروگرام
6-45 ترجمہ کلام الہٰی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 فرنچ پروگرام
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ہیون ہاؤس پبلک سکول ربوہ
11-00 جرمن سروس

جمعرات 21- اگست 1997ء

12-00 رات اردو کلاس۔
1-00 المائدہ شاہی ٹکڑے
1-45 ترجمہ کلام الہٰی کلاس۔
3-00 عربی زبان سیکھئے
3-30 عربی پروگرام قصیدہ نظم
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ہیون ہاؤس پبلک سکول ربوہ
5-00 لقاء مع العرب
6-00 کینیڈین ہورائزن۔
7-00 اردو کلاس
8-00 عربی زبان سیکھئے
8-30 عربی پروگرام۔قصیدہ نظم۔
8-45 ترجمہ کلام الہٰی کلاس۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ہیون ہاؤس پبلک سکول ربوہ
11-00 سندھی پروگرام۔ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (95-11-17)
12-00 کوئز۔تاریخ احمدیت (حصہ نہم)
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 المائدہ شاہی ٹکڑے۔
3-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 34 (94-6-16) حصہ اول۔
4-05 تلاوت حدیث خبریں
4-30 ڈچ زبان سیکھئے
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 بنگالی پروگرام
7-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 روسی پروگرام۔ مجلس سوال و جواب روس اور قازقستان کے احباب کے ساتھ سیشن 6 (94-5-23) حصہ اول۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام

بقیہ صفحہ 1

خدا تعالیٰ کی مالک ہونے کی صفت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمارا کچھ نہیں اور چونکہ خدا تعالیٰ مالک ہے اس لئے انسان کو یہ جاننا چاہئے کہ اس کے مقابل پر تمام حقوق سلب ہو جاتے ہیں مالک جو ہوا، تو اس کے مقابل پر حق کیا۔ یعنی خدا تعالیٰ کو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میرا لڑکا تھا تو نے کیوں چھین لیا یا میرا روپیہ تھا تو نے کیوں ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ وہ ضائع ہو جائے یا میرا جسم تھا اس کو مفلوج کیوں کر دیا۔ کچھ بھی میرا نہیں سب اسی کا ہے۔ یہ ہے مالک ہونے کے معنی۔ اس صفت کے متعلق حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) (-) فرماتے ہیں:-

"انسان نے جو اپنے مالک حقیقی کے مقابل پر اپنا نام بندہ رکھا اور (ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) کا اقرار کیا۔ یعنی ہمارا مال، جان۔ بدن۔ اولاد سب خدا کی ملکیت ہے تو اس اقرار کے بعد اس کا کوئی حق نہ رہا جس کا وہ خدا سے مطالبہ کرے۔ اسی وجہ سے وہ لوگ جو در حقیقت عارف ہیں باوجود صدہا مجاہدات اور عبادات اور خیرات کے اپنے تئیں خدا تعالیٰ کے رحم پر چھوڑتے ہیں اور اپنے اعمال کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتے اور کوئی دعویٰ نہیں کرتے کہ ہمارا کوئی حق ہے یا ہم کوئی حق بجالائے ہیں۔ کیونکہ در حقیقت نیک وہی ہے جس کی توفیق سے کوئی انسان نیکی کر سکتا ہے اور وہ صرف خدا ہے۔ پس انسان کسی اپنی ذاتی لیاقت اور ہنر کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے انصاف کا مطالبہ ہرگز نہیں کر سکتا۔ کلام الہٰی کی رو سے خدا کے کام سب مالکانہ ہیں۔" (روحانی خزائن جلد 23 ص 23)

دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی عرفان عطا کرے تاکہ ہم عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اللہ کے پیار اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔

(از خطبہ 21- اکتوبر 1977ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

یوم تحریک جدید

29- اگست 97ء منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ۔

سال رواں 1997ء کو دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 29۔ اگست 1997ء بروز جمعہ منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقعہ پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کرکے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی مطلع فرمائیں۔ مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

حالات زندگی چوہدری اللہ بخش صاحب (زراعتی ماسٹر)

○ مکرم چوہدری صاحب کے فرزندان ان کی زندگی کے حالات اور سیرت کے واقعات پر ایک کتاب مرتب کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چوہدری صاحب موصوف تعلیمی خدمت کے علاوہ بیس سال متواتر صدر محلہ دارالصدر شمالی رہے ہیں۔ نیز اندرون ملک اور بیرون ملک سینکڑوں ان کے شاگرد ہونگے سب احباب سے گزارش ہے کہ ان کے علم میں جو سیرت اور اخلاص کے واقعات ہوں یا فوٹو ہوں تو پتہ ذیل پر بھجوادیں۔

1- چوہدری عبدالرشید 218/1-J ڈیفنس سوسائٹی لاہور فون نمبر 54792 فون نمبر 5728981

2- چوہدری عبدالمجید طاہر
A.M TAHIR BUCHEN BUSCH-1
63263 NEUISENBURG
GERMANY
PHONE 0049-6102-328802

زیارت مرکز واقفین نو

○ مورخہ 9 اگست بروز ہفتہ ضلع گجرات سے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم محمد یونس شاہد صاحب (نائب سیکرٹری وقف نو ضلع گجرات) کی قیادت میں زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ اس وفد میں 47 بچے 38 خواتین اور 12 مرد شامل تھے جنکا تعلق کھوکھر غربی۔ شادیوال۔ دھیر کے۔ چوکناوالی۔ ترکھا۔ سدھوکی۔ جسوکی۔ گولیکی اور کالرہ کی جماعتوں سے تھا۔

وفد کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا۔ وفد نے ربوہ قیام کے دوران نمائش۔ بیت الاقصیٰ۔ بیت المبارک۔ نصرت جہاں اکیڈمی۔ بیوت الحمد۔ دفاتر تحریک جدید۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی سیر کی اور مختلف شعبہ جات سے متعلق معلومات حاصل کیں۔ بچوں نے بہشتی مقبرہ میں ائمہ احمدیت اور بزرگان سلسلہ کی قبروں پر اجتماعی دعا کی۔ واقفین نو بچوں اور خواتین نے لجنہ ہال کا وزٹ کیا اور وہاں قائمقام صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان سے ملاقات کی۔

مکرم عبدالحلیم احمد صاحب (مربی سلسلہ) نے بچوں کی تعلیم و تربیت سے متعلق امور کا جائزہ لیکر توجہ طلب امور کی طرف راہنمائی کی۔ واقفین نو بچوں کا ایک علمی پروگرام احمدیہ ٹیلیویژن کے لئے بھی ریکارڈ کیا گیا۔ مورخہ 10 اگست بروز اتوار وفد بعد دوپہر واپسی کے لئے روانہ ہوا۔ دعا کے ساتھ انہیں رخصت کیا گیا۔

دفتر کی طرف سے مکرم میاں اعجاز احمد صاحب طاہر نے ڈیوٹی سرانجام دی۔ مکرم محمد یونس صاحب شاہد (نائب سیکرٹری وقف نو ضلع گجرات) مکرم محمد رفیع صاحب (سیکرٹری وقف نو کھوکھر غربی) انکے معاونین اور ٹیچرز مکرمہ فاخرہ شاہد صاحبہ اور مکرمہ فوزیہ مسعود صاحبہ نے اس پروگرام کے انتظامات اور تیاری کے سلسلہ میں بھرپور تعاون کیا وکالت ان سب کی بیحد ممنون ہے۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19 اگست-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ملکی مفاد میں کڑوے فیصلے بھی کر گزریں گے۔ اپوزیشن لیڈر کا کسی کو زرعی ٹیکس سے روکنا جائز نہیں۔ روپے کی قیمت نہ کم ہوگی اور نہ منی بجٹ آئے گا۔ فارن کرنسی اکاؤنٹ چیک نہیں ہوں گے۔ حبیب بینک سنٹر کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ حکومت حبیب بنک' یو بی ایل سمیت مختلف اداروں کی جلد نجکاری چاہتی ہے۔ نئے قوانین کسی کی ذات کے خلاف نہیں۔ ماضی کی نیشنلائزیشن کی پالیسی نے ادارے تباہ اور ملکی معیشت کو بحران سے دوچار کر دیا ہے۔ نجکاری کی رقوم سے قرضوں کی ادائیگی ہوگی کچھ حصہ ترقیاتی منصوبوں کے لئے بھی حاصل کیا جائے گا۔ موٹروے چند ہفتوں تک کھولی جا رہی ہے۔ بجلی پٹرول اور گیس کے نرخ بڑھانے سے اس لئے انکار کیا کہ عوام میں سکت نہیں ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے ریفرنس احتساب بنچوں کو بھیجنے کی حکومتی استدعا مسترد کر دی ہے۔ جسٹس ملک محمد قیوم نے کہا ہے کہ ہم احتساب کیسوں کا جلد فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ عدالت مقدمات کے فیصلوں میں تاخیر محسوس کر رہی ہے۔ اٹارنی جنرل نے اپنے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ہائی کورٹ کے ججوں کے خلاف ہائی کورٹ میں کیسوں کی سماعت نہیں ہو سکتی فل بنچ تمام کیس احتساب بنچوں کو بھجوائے تاکہ وہ فیصلہ کریں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ دہشت گردی چند علاقوں میں ہو رہی ہے حکومت نے قانون پورے ملک پر نافذ کر دیا ہے خصوصی عدالتوں کے قانون کا مقصد مخالفوں کے خلاف انتقامی کارروائی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ کیا صدر کے بارے میں پالیسی تبدیلی ہوگئی ہے۔ لغاری نے تو خود ملکہ الزبتھ والا کردار قبول کر لیا ہے۔ اب ان کی حیثیت کیا رہی ہے نواز شریف مخصوص مفادات کی حامل قوتوں کے ہاتھوں کٹھ پتلی بنے اور کشمیر کا سودا کر لیا ہے۔

○ پنجاب حکومت نے تمام ڈپٹی کمشنروں کو ایک ہفتہ کے اندر خصوصی عدالتوں کے لئے عمارتیں مہیا کرنے اور دوسرے معاملات کی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔ چیف جسٹس نے جن ججوں کو نامزد کیا تھا ان سب کو نہیں لیا جائے گا۔ کم و بیش تمام جج نئے ہوں گے۔ چیف جسٹس نے کہا تو ان کے تجویز کردہ نام بھی شامل کئے جائیں گے۔

○ وزیراعظم نے شکایات کے ازالہ کے لئے ہر محکمہ میں خصوصی ٹیم بنانے کا حکم دے دیا ہے۔ یہ ٹیمیں اشیاء خورد و نوش میں ملاوٹ اور جعلی ادویات چیک کرنے والے احتساب سیل کے خصوصی ونگ سے بھی تعاون کریں گی۔

○ وزیراعظم احتساب سیل کے سربراہ ممتاز احمد تارڑ کی صدارت میں لاہور میں احتساب کمیٹیوں کی تشکیل کے لئے ہونے والے مسلم لیگی ارکان اسمبلی اور عہدیداروں کے اجلاس میں ارکان کے ناموں کی حتمی فہرست تیار نہ ہو سکی۔ سرکاری کمیٹی کی طرف سے پیش کی گئی فہرست کارکنوں نے رد کر دی۔ اجلاس میں ہنگامہ ہو گیا۔ رہنماؤں کے خلاف نعرے لگائے گئے۔

○ جمعیت علماء پاکستان کے صدر صوبائی وزیر صاجزادہ حاجی فضل کریم نے کہا ہے کہ فرقہ واریت کی آگ لگانے والی تمام تحریروں کو دریا برد کر دیں گے۔ جمعیت علماء پاکستان مسلم لیگ کے ساتھ مل کر نظام مصطفیٰ نافذ کرے گی۔ کشمیر کے مسئلہ پر بھارت سے مذاکرات نہ کئے جائیں۔

○ دہشت گردی کے سلسلہ میں عدالت عظمیٰ کے از خود نوٹس کے تحت سماعت کا دوسرا مرحلہ چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کے چیمبر میں شروع ہوا۔ تحریک جعفریہ کے سیکرٹری جنرل سید افتخار نقوی اور دیگر رہنماؤں نیز سپاہ صحابہ کے سرکردہ رہنماؤں نے عدالت کے سامنے اپنا اپنا موقف پیش کیا۔ تحریک جعفریہ کے رہنماؤں نے کہا کہ دہشت گردی کے اسباب کا جائزہ لینے کے لئے چیف جسٹس کی سربراہی میں کمیشن بنایا جائے ان رہنماؤں نے سپاہ صحابہ کی جانب سے جاری ہونے والی چار سو کتابیں۔ ایک سو آڈیو ویڈیو کیسٹس اور ہزاروں پمفلٹ سپریم کورٹ میں پیش کئے۔

○ قومی ہاکی ٹیم کے سابق کپتان اور پنجاب ہاکی ایسوسی ایشن کے چیئرمین اختر رسول چوہدری کو پاکستان ہاکی فیڈریشن کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ یہ عہدہ پی آئی اے کے سابق مینجنگ ڈائریکٹر محمد نواز ٹوانہ کے استعفیٰ سے خالی ہوا تھا۔

○ پاکستان ریلوے نے راولپنڈی مارگلہ کے درمیان چلنے والی پیپلز ٹرین سمیت پانچ مسافر گاڑیاں 21۔اگست سے بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔ بند ہونے والی دوسری ٹرینیں یہ ہیں۔ لاہور اور فیصل آباد کے درمیان چلنے والی 82 ڈاؤن اور 83 اپ' ملیرکینٹ اور کراچی سٹی کے درمیان ایم کے 7 اپ اور ایم کے 8 ڈاؤن' کوٹری اور جیکب آباد کے درمیان 157 اپ اور 158 ڈاؤن' لاڑکانہ اور جیکب آباد کے درمیان چلنے والی ایس 301 اپ اور ایس 302 ڈاؤن۔

○ صوبائی وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و سماجی بہبود سید افضال علی گیلانی نے کہا ہے کہ پولیس میں کچھ کالی بھیڑیں ہیں جو حکومت کی ترقی نہیں چاہتیں۔

○ پیپلز پارٹی کے ایم کیو ایم اور اے این پی سے رابطے شروع ہو گئے ہیں۔ بے نظیر کے لندن میں قیام کے دوران ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین کے نمائندے نے دو بار ان سے ملاقات کی۔ اے این پی اور پیپلز پارٹی کے رہنماؤں نے اپنے سخت موقف میں لچک پیدا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ عراق نے ایرانیوں کو مقدس مقامات کی زیارت کے لئے آنے کی اجازت دے دی ہے۔

○ شمالی علاقہ جات جانے والی تبلیغی جماعت کے 8۔افراد لاپتہ ہو گئے ہیں۔

○ اسلام آباد کی جناح سپر مارکیٹ کے نیشنل سیونگز کے دفتر میں ساڑھے چھ لاکھ کی ڈکیتی کی گئی ہے۔ نقاب پوش ڈاکوؤں نے مزاحمت پر گارڈ اور چپڑاسی کو کلاشنکوفوں کے بٹ مار کر لہولہان کر دیا ہے۔

○ سرگودھا سے لاہور جانے والی ٹرین جب امامیہ کالونی شاہدرہ کے قریب پہنچی تو گاڑی کے آخری ڈبے کا فرش پھٹ گیا۔ ڈبے میں سوار اڑھائی' تین سو افراد کی چیخ و پکار بلند ہوگئی ہنگامی زنجیروں نے کام نہ کیا۔ گارڈ نے فوری طور پر ویکیم لگا کر گاڑی رکوا دی۔ ورنہ کئی مسافر نیچے گر کر کچلے جاتے۔

○ مصر میں اسلامی عسکریت پسندوں کے خلاف گرینڈ اپریشن کے نتیجہ میں 13۔افراد ہلاک اور 100 کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پانچ سال میں اتنی بڑی کارروائی کبھی نہیں کی گئی۔ اب تک 1000 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

○ فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ اقتصادی پابندیاں ختم نہ ہوئیں تو نئی انتفاضہ تحریک شروع ہوگی نتن یاہو ایک کبھی نہ جھکنے والی قوم کے ساتھ لڑ رہے ہیں اسرائیلی فلسطینیوں کی [illegible] جنگ کو یاد رکھیں۔ سیکورٹی کے بارے میں اسرائیل کے ساتھ تعاون نہیں کیا جائے گا۔

○ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے الزام لگایا ہے کہ چین نے پاکستان کو ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کے لئے درکار ساز و سامان مہیا کر کے حال ہی میں کئے گئے وعدے کی خلاف ورزی کی ہے۔ پاکستان بین الاقوامی تحفظات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ایٹمی پروگرام پر عمل کر رہا ہے۔

○ بھارت کے وزیراعظم آئی۔کے۔ گجرال نے اپنے ملک کی پارلیمنٹ سے کہا ہے کہ ہم کشمیر اور دوسرے علاقوں میں پاکستان کی دہشت گردی کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو علم ہے کہ پاکستان چین سے میزائل ٹیکنالوجی حاصل کر رہا ہے۔ اور انتہا پسندوں اور دہشت گردوں کی مدد کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے عوامی رابطوں کو بڑھانے کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں لیکن پاکستان نے واضح رویہ نہیں اپنایا۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام -/30، 60 گرام -/90، 100 گرام -/150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) -/250
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

سرکن اور اپھارہ کے علاوہ
جانوروں کی دیگر امراض مثلاً منہ کھر، گل گھوٹو، زہرباد، تھنوں کی سوزش، ناڑ، گلٹی، اخراج رحم (اوانس نکالنا)، بانجھ پن، دودھ کی کمی، بندش اور واہ وغیرہ کیلئے مفید و موثر "کیوریٹو" ادویات اپنے شہر کے سٹور سے طلب فرمائیں
معلومات کیلئے کیوریٹو وٹرنری گائیڈ -/5 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر طلب فرمائیں۔
وٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز کیلئے معقول کمشن
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: آفس: 771 سیلز آفس: 211283 فیکس: 212299

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کیڈیم کے سانچے تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
فون دوکان: 212837 گھر: 212175
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ